نمبر دہم — جلد سیوم

اِس الہام اور الہام انبیاء مین فرق یہہ ہے کہ الہام انبیاء مین تلبیس ابلیس کا احتمال نہین ہوتا اور مع ذلک اِس الہام کے ساتھہ دعوی نبوت ہوتا ہے اور الہام اولیاء محتمل تلبیس† ہوتا ہے اور اسمین دعوی نبوت کا نہ ہونا ضروری ہے ۔

قسم اول کے ثبوت سے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ پُر ہے جسقدر آیات آنحضرت کے رسول ہونے مین وارد ہین اسیقدر آیات واحادیث جبرئیل ؑ کے آنے اور قرآن و پیغام الہی پہنچانے مین وارد ہین ۔ جس شہرت و تواتر سے (لفظی نہ سہی معنوی مین تو کچھہ شک ہی نہین) جبرئیل ؑ کا بوجود ذاتی موجود ہونا اور آنحضرت کی طرف خدا کی رسالت و کلام لیکر آنا ثابت‡ ہے حتی کہ اس سلطنت

† دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵ وغیرہ ۔

‡ چنانچہ آیات سورۃ القیمۃ اور انکے مفسر احادیث اِس باب مین نمبر سابق مین بصفحہ (۴۲۶) منقول ہوچکی ہین اور

علمہ شدید القوی ذو مرۃ فاستوی وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھی عندھا جنۃ المأوی الخ نجم ۱۶ ۔

سورۃ نجم مین ارشاد ہوا ہے کہ یہہ قرآن محمد (رسول اللہ صلعم) کو اُسنے سکھایا ہے جو بڑے سخت قوت والا ہے وہ جو اُسکے سامنے کھڑا ہوگیا جبکہ وہ مشرقی کنارہ مین تھا پھر وہ قریب ہوا پھر اور قریب ہوا پس دو کمان کی دوری پر ہوگیا یا (دیکھنے والیکی نظر مین) اِس سے بھی نزدیک تھا، پس خدا نے اپنے بندہ (جبرئیل) کیطرف وحی کی جو (جبرئیل نے رسول کو) پہنچایا اسکے دل نے جھوٹ نہین بتایا جو اوسنے آنکھہ سے دیکھا ۔ کیا تم (اے مشرکین) آنحضرت کو جبرئیل کے دیکھنے پر جھگڑتے اور شک کرتے ہو ۔ اُسنے تو اور دفعہ بھی جبرئیل کو دیکھا ہے ۔ جب وہ سدرۃ المنتہی کے پاس تھا جہان (دو شیون اور ارواح صالحین کے) رہنے کی بہشت ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ورسالت سے خصم منکر کو بھی انکار نہیں ہے آگے آپکا اسکی حقیقت سے انکار اور اسمین تاویل کرنا اور یہ کہنا کہ جبرئیل ع سے آنحضرت کی قوت وملکہ وطبیعت مراد ہے اور جبرئیل ع کی صورت وآواز کی نسبت یہ کہنا کہ یہ آنحضرت کا خیال ہے جو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دیوانون کیطرح اپنے خیال کو مشکل دیکھا اور کلام کرتے سنا۔ یہہ باوجود اُس اعتراف خصم کے جو بصفحہ (۱۷۲) بضمن حاشیہ منقول ہوا ہے کہ انسان سے برتر مخلوق سے انکار کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے شاید کہ ہو جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وجود جبرئیل امین جیسے مسلمان خیال کرتے ہین عقلاً محال نہین ہے اُسکا جواب کچھہ تو بضمن ثبوت قسم دوم آویگا۔ اور کچھہ بضمن بیان حقیقت اصل چہارم یعنی بیان حقیقت ملایکہ۔ اسمقام مین اتنا کہا جاتا ہے کہ یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی اُنکی نسبت کہدے کہ یہ جو اولڈ مین سفید ریش جاکٹ پتلون پہنے ہوئے سر پر ہیٹ دار ٹوپی رکھی ہوئی مدرسہ علیگڈہ کے ایک کمرہ مین ابطال خوارق انبیا کے باب مین لکچر دے رہا ہے وہ آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر بالقابہ نہین ہین جو مدرسہ علیگڈہ کے بانی ہین بلکہ یہہ صرف دیکھنے والے کا خیال ہے جو اُسکے سامنے مشکل ہوگیا ہے اس بے ادب گستاخ کا آپکی نسبت یہہ کہنا ایسا ہے جیسے آنحضرت جبرئیل روح امین روح القدس کی نسبت فرمارہے ہین۔ ہماری اس تقریر پر چند سوال عاید ہوتے ہین جو مع جوابات وار دکئے جاتے ہین۔ سوال۔ سید احمد خان صاحب بالقابہ کا وجود

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون و لقد راٰہ بالافق المبین (کورت) وانہ لتنزیل رب العلمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک (شعرا ۱۱۶) فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ (بقرہ ۱۲)

اور سورۃ کورت مین ارشاد ہوا ہے۔ یہہ قرآن رسول کریم (جبرئیل) کا کہا (یعنی خدا کیطرف سے بیان کیا ہوا ہے) جو قوت والا ہے خدا کے پاس رتبہ والا ہے (فرشتون مین اسکا حکم مانا گیا) خدا کے نزدیک امانت دار اور تمہارا صاحب (رسول اللہ) ہرگز دیوانہ نہین (کہ دیوانون کی طرح اسکو یون ہی خیال کرلیا ہو) اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی ظاہر کنارہ مین دیکھا ہے۔ اور سورۂ شعرا مین فرمایا ہے یہہ قرآن خدا کیطرف سے اُتارا گیا ہے جسکو روح امین (جبرئیل نے تیرے دل پر اُتارا ہے۔ اور سورۂ بقر مین ارشاد فرمایا ہے کہ جبرئیل نے تیرے دل پر خدا کے حکم سے قرآن اُتارا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲۹

تو مشاہدہ سے ثابت ہی اسلئے آپکے وجود باجود مرئی و مشاہد کو خیالی وجود پر حمل کرنا جایز نہین ہے بخلاف وجود جبرئیل ع کہ وہ مشاہدہ سے ثابت نہین ہے **جواب** جبرئیل امین کا وجود بھی مشاہدہ سے ثابت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے مشاہدہ مین آیا ہے اور ایک نبی کا مشاہدہ لاکھہ عامی سے بڑھکر لایق تصدیق واعتبار ہے۔ **سوال** وہ مشاہدہ انبیاء مشاہدہ خیالی تہا واقعی ہوتا تو کسی اور کو بھی یہہ مشاہدہ ہوتا اور چونکہ سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی اور نے جبرئیل ع کو نہین دیکہا اسلئے مشاہدہ انبیاء کی نسبت یہہ یقین کیا گیا ہے کہ یہہ صرف انکا خیال تہا۔ بخلاف وجود باجود سید احمد کے کہ وہ ہر کسیکو نظر آتا ہے اسلئے اسمین مجال تاویل تخییل نہین ہے۔ **جواب** جیسے انبیاء علیہم السلام نے جبرئیل کو دیکہا ہے ایسا ہی اور لوگون نے جبرئیل وغیرہ ملایکہ کو دیکہا ہے اسکا بیان احادیث صحیحہ† مین اس کثرت سے ہے کہ ہمارا رسالہ اور قلم و زبان اسکے بیان سے عاجز ہین۔

رہا یہہ امر کہ وجود جبرئیل امین وجود سید احمدی کی طرح ہر کسیکو نظر نہین آتا۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ دنیا مین اور ایسی بہت موجودات خارجیہ ہین جنکو سوائے چند اشخاص کے کوئی نہین دیکہتا بلا انمین ان کے وجود کو واقعی ہونیسے خارج کرکے خیالی نہین کہا جاتا۔ دیکہو آسمان پر بعض تارے ایسے ہین جو پہلے زمانہ کے حکماء تک کسی نے نہین دیکہے پہلے زمانہ مین حکماء فرنگ نے مشاہدہ کئے ہین۔ اور بہت تارے ایسے ہین جو لاکہون اشخاص کو نظر نہین آتے صرف وہی لوگ دیکہتے ہین جو دوربین لگاکر دیکہنا چاہتے ہین

† مشکوۃ کے ابتدا مین بروایت بخاری و مسلم حدیث منقول ہے کہ جبرئیل بصورت انسان آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آنحضرت کے زانو سے زانو ملاکر بیٹہہ گئے اور در باب ایمان و اسلام و احسان و قیامت چند سوالات کئے۔ جب وہ رخصت ہوئے تو آنحضرت نے صحابہ کو ارشاد کیا کہ اس سایل سے پوچہنے والیکو واپس بلاؤ۔ جب صحابہ نے انکو دیکہا تو نہ پایا تب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ جبرئیل تہا تمکو دین سکہانے آیا تہا یہہ بخاری کے الفاظ ہین جو صحیح بخاری مین بصفحہ ۱۲ موجود ہین اور صحیح بخاری کے صفحہ ۵۱۳ مین حدیث ہے کہ ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ حاضر تہین اتنے مین جبرئیل بصورت دحیہ کلبی آئے اور باتین کرکے رخصت ہوئے تو آنحضرت نے ام سلمہ سے پوچہا کہ یہہ کون تہا انہون نے قسم کہا کہ دحیہ کلبی بتایا یہانتک کہ آنحضرت نے خطبہ مین جبرئیل کا ہونا ظاہر کیا ۱۲

ایسا ہے عناصر اربعہ آب باد آتش خاک اور انسے مرکبات خصوصاً انسان کے جسم مین بہت ایسی چیزین ہین جو سوائے خوردبین والے ڈاکٹرون کے کسیکو نظر نہین آتی ہین۔ **سوال** دفعہ (۱) جنہون نے سوا انبیاء کے جبرئیل وغیرہ ملایکہ کو دیکھا ہے، اپنے خیال کو دیکھا ہے خارج اور واقعہ مین ملایکہ کا وجود نہین ہے۔ دفعہ (۲) اور اگر وجود ملایکہ ان ستارون اور مخفی چیزون کی مانند ہے جو آلات (دوربین یا خوردبین) سے نظر آتے ہین تو چاہیے کہ ملایکہ بھی آلات سے ہر کسی کو نظر آجاوین جس آلہ سے انبیاء نے انکو دیکھا ہے اُسی سے ہر کوئی دیکھ لے **جواب** دفعہ (۱) اگر بلا دلیل وبیوجہ لوگون کی رویت ومشاہدہ کو بھی خیال پر محمول کرنا جائز ہے اور دہریگا دہریگی یا ہٹ دھرمی شریعت نیچریہ کے رو سے منع نہین ہے تو منکر وجود سیّد احمدی بھی کہہ سکتا ہے کہ جس کسینے سیّد احمد خان صاحب بہادر کو بزعم خود دیکھا ہے اُس نے اپنے ہی خیال کو دیکھا ہے اور واقعہ مین سیّد احمد خان کوئی ہوا ہی نہین ہے **جواب** دفعہ (۲) بیشک جن آلات (دوربین یا خوردبین) سے ملایکہ کو دیکھا جاتا ہے وہ آلات لوگون کو میسر آوین اور اُنکی بصیرت چشم بھی قایم ہو تو ہر کسی کو ملایکہ دکھائی دین۔ اکثر لوگون کو جو ملایکہ نظر نہین آتے تو اُنکی نظر مین قصور ہے اور اُن کو وہ آلات میسر نہین ہین۔ **سوال**۔ دوربین وخوردبین آلات مشاہدہ اشیائے مذکورہ تو مشاہدہ مین آتے ہین اور یورپین لوگ بناتے ہین۔ اِس قسم کے آلات مشاہدہ جبرئیلؑ وسایر ملایکہ کہان ہین اور وہ کہان بنائے جاتے ہین کہ اُنکو ہر کوئی خریدے اور آنکھہ پر لگاکر ملایکہ کو دیکھ لے۔ **جواب** وہ آلات جسمانی نہین ہین کہ اِس آنکھہ کی جسمانی قوت سے دکھائی دین بلکہ روحانی ہین جو اِس آنکھہ مین روحانی طاقت بڑھ جانیسے دکھائی دیتے ہین۔

وہ لوہے پیتل شیشے وغیرہ جسمانیات سے نہین بنتے بلکہ مکارم اخلاق وپاکیزہ خیالات واعتقادات سے تیار ہوتے ہین۔ انکے کاریگر جسمانی حکماء نہین ہین بلکہ روحانی اطبّاء علیہم السلام ہین پس جو اِن آلات کا طالب ہے اور مشاہدہ ملایکہ کا شایق وہ انبیاء علیہم السلام کی شاگردی اختیار کرے اور جس طرح وہ فرماوین نفس کو الوان بہیمیہ سے پاک کرے اور اپنے آپ مین ملکی صفات پیدا کرے

اور اِن صفات مین ملایکہ کا ہمجنس ہوجاوے پہر انہی ظاہر آنکھون پر وہ دوربین لگی ہوئی دیکہہ لے - اور اسکے ذریعہ سے اپنے ہمجنسون (ملایکہ) کو مشاہدہ کرلے اور جبکو یہہ بات میسر نہ آوے وہ اپنے تئین شپر کے مانند سمجہے جو آفتاب کو نہین دیکہتی یا اُن عوام کی مثل خیال کرے جو ستارون اور اُن مخفی اشیا کا معائنہ نہین کرتے - آنزایل صاحب بہادر کی طرح اِس ندیکہنے کا گناہ ملایکہ کے ذمہ نہ لگاوے ؎ گر نہ بیند بروز شپر چشم ✻ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ - تھوڑے دن گذرے ہین کہ ایک بے سمجہہ نے اشتہار دیا تہا کہ جو کوئی مجہے وجود جن دکہاوے وہ مجہسے کئی سو روپیہ انعام لے - اِسکا بھی یہی جواب ہے کہ پہلے آپ کسی روحانی طبیب سے آنکہین بنوائین پہر جن یا ملائکہ یا جس چیز کو چاہین دیکہہ لین - اِن لوگون کا یہہ کہنا کہ ملایکہ ہین تو ہمکو دکہاؤ یا جن کا معائنہ کرادو بعینہ ایسا ہے جیسا اندہا کہے کہ مجہے سورج دکہادو یا نامرد کہے کہ مجہے لذت جماع چکہاؤ یا عام لوگ کہین کہ ہمکو اِن آنکہون سے سبہی ستارے بتادو - الحاصل جبرئیل یا اور ملائکہ کا دیکہنا اِن آنکہون مین روحانی قوت چاہتا ہے صرف ظاہری قوت جو عام لوگون کو حاصل ہے مشاہدہ ملائکہ یا امور ملکوتیہ کے لئے کافی نہین ہے - پس جو اِس مشاہدہ کا شایق ہو اسکو بحکم ؎ قدر این بادہ ندانی نچشی تا نچشی ✻ اِس قوت کا بہم پہنچانا لازم ہے یہہ نہ ہوسکے تو اُن لوگون کی جنمین یہہ قوت ہے اطاعت و تسلیم مناسب ہے اِس سے انکار کسیوجہہ سے مناسب نہین ہے امام صاحب نے قبر کے سانپ اور بچہوؤن کی نسبت احیا العلوم مین فرمایا ہے -

امثال هذه الاخبار لها ظواهر صحيحة واسرار خفية لكنها عند ارباب البصائر واضحة فمن لم ينكشف له حقائقها فلا ينبغي ان ينكر ظواهرها بل اقل درجات الايمان التسليم والتصديق فان قلت نحن نشاهد الكافر في قبره ونزاقبه

اِن چیزون کے ظاہری معنے صحیح ہین اور ان کے اسرار خفی ہین پر وہ اہل بصیرت کے نزدیک واضح ہین پس جنکو انکی اصلی حقایق منکشف نہوئین انکو یہہ لایق نہین ہے کہ ظاہر معنے کو نامانین بلکہ ادنی درجہ ایمان کا یہہ ہے کہ انکو تسلیم کرین اور مان لین اگر تو کہے کہ ہم کافر کو قبر مین مدتون دیکہتے ہین پر وہان کوئی سانپ بچہو نہین پاتے - پس اسکو برخلاف

والانشاهد شيئاً من ذلك فما وجه التصديق
على خلاف المشاهدة فاعلم ان لك ثلاث مقامات
في التصديق بامثال هذا احدها وهو
الاظهر والاصح والاسلم ان تصدق بانها
موجودة وهي تلدغ للمية ولكنك لا تشاهد
ذلك فان هذه العين لا تصلح لمشاهدة
الامور الملكوتية وكل ما يتعلق بالاخرة
فهو من عالم الملكوت الخ (احیاء)

مشاہدہ مان لینے کی کیا وجہہ ہے تو اُسکے جواب
مین جان لے کہ اِن باتون کے تسلیم کرنیکے تین
مقام ہین - ایک جو بہت ظاہر وصحیح وسالم تر ہے
یہہ ہے کہ تو یقین کرلے کہ وہان سانپ بچھو موجود
ہین جو میّت کو ڈس رہے ہین پر تجھے نظر نہین آتے
اِسلئے کہ یہہ آنکھہ (یعنے ہمین قوۃ) مشاہدہ امور
ملکوتیہ کے لایق نہین اور جو امر آخرت کے متعلق
ہو وہ عالم ملکوت سے ہے - تا آخر عبارت جو دیکھنے لایق ہے

افسوس آنرایبل صاحب نے اِن باتون مین غور نہین کی - اور باوجود اِس اعتراف کے کہ وجود
جبرئیل وملایکہ کسی دلیل کے شہادت سے محال نہین - وجود جبرئیل علیہ السلام اور انکی اصلی صورت
سے آنے اور کلام خدا پہنچانیکے بوجود خیالی تاویل کردی ہے -

زیادہ تر افسوس اِسلئے ہے کہ جن باتون سے آپ اب انکاری ہوکر تاویل کررہے ہین انکو
پہلے مان چکے ہین اور اپنی پرانی کتاب **تبیین الکلام** مین ہمارے بیان کے مطابق انکی
تفصیل کرچکے ہین اسمقام مین ہم اصل کلام جناب نقل کرتے ہین اور ناظرین خصوصاً آنرایبل صاحب
کے مقلدین کو عبرت دلاتے ہین - آپ اِس کتاب کی جلد اول صفحہ ۷ مین فرماتے ہین "وحی وہ
چیز ہے جس سے خدا کی مرضی نامعلوم باتون مین کہل جاوے اور یہہ بات کئی طرح پر ہوتی ہے
اول یہہ کہ خدا سے اسکا پیغام سُنا جاوے **دوسری** یہہ کہ خدا فرشتہ اپنی
مین آوے اور خدا کا پیغام پہنچاوے **تیسری** یہہ کہ فرشتہ خدا آدمی کی صورت بنکر آوے
اور خدا کا پیغام پہنچاوے **چوتھی** یہہ کہ صرف بذریعہ آواز کے بغیر کسیکی مشاہدہ کے پیغام الہی
پہنچے **پانچوین** یہہ کہ خدا کی طرف سے دلمین خدا کا پیغام ڈالا جاوے **چھٹی** یہہ کہ خواب
مین یا اور طرح پر بذریعہ کشف کے پیغام الہی معلوم ہو - ہم مسلمانون کے مذہب کے بموجب

Digitized by Khilafat Library Rabwah.